JQSS: *(Journal Of Quranic and Social Studies)*
ISSN: (e): 2790-5640 ISSN (p): 2790-5632
Volume: 3, Issue: 2, July-December 2023. P: 01-18
Open Access: http://jqss.org/index.php/JQSS/article/view/87
DOI: https://doi.org/ 10.5281/zenodo.10156201

Article History:	Received	Accept	Published
	23-09-2023	02-11-2023	19-11-2023

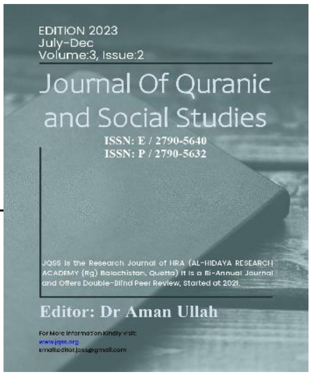

Copyright: © The Aothors *Licensing:* this work is licensed under a creative commons attribution 4.0 international license

فہم حدیث سے متعلق محدثین کا منہج ومعیار اور امتیازی خصوصیات (تحقیقی جائزہ)

The Approach, Quality, and Distinguishing Characteristics of Muhadditheen related to the Understanding of Hadith (Research Review)

Author	Affiliation
1. **Muhammad Yousaf** shaikhabuomar26@gmail.com	PhD Scholar, SZIC Center Karachi, University of Karachi, Karachi
2. **Salah ud Deen** nicesalah23@gmail.com	Lecturer, Abo Bakr Islamic University, Karachi
3. **Syed Muhammad Haroon Agha** https://orcid.org/0009-0002-3326-9754	SST General, Education Department Government of Balochistan, Quetta

How to Cite: Muhammad Yousaf andSalah ud Deen and . Syed Muhammad Haroon Agha (2023). The Approach, Quality, and Distinguishing Characteristics of Muhadditheen related to the Understanding of Hadith (Research Review, *(JQSS) Journal of Quranic and Social Studies*, 3(2), 01-18.

Abstract and indexing

Publisher
HRA (AL-HIDAYA RESEARCH ACADEMY) (Rg)
Balochistan Quetta

Journal of Quranic and Social Studies
Volume:3, Issue:2, 2023

فہم حدیث سے متعلق محدثین کا منہج ومعیار اور امتیازی خصوصیات (تحقیقی جائزہ)

The Approach, Quality, and Distinguishing Characteristics of Muhadditheen related to the Understanding of Hadith (Research Review)

Journal of Quranic and Social Studies
01-18
© The Author (s) 2023
Volume:3, Issue:2, 2023
DOI:10.5281/zenodo.10156201
www.jqss.org
ISSN: E/ **2790-5640**
ISSN: P/ **2790-5632**

Muhammad Yousaf
PhD Scholar, SZIC Center Karachi, University of Karachi, Karachi

Salah ud Deen
Lecturer, Abo Bakr Islamic University, Karachi

Syed Muhammad Haroon Agha
SST General, Education Department Government of Balochistan, Quetta

Abstract

Islam is a universal religion in which is guidance and direction for human beings till the Day of judgment and it is the quality of Islam that it contains the solution of all kinds of problems of mankind till the Day of judgment.There is no doubt that the text of the Quran and Sunnah are based on comprehensiveness which has that status and considered the principle and law in Islam.But whenever a new issue occurred in human life, the people of wisdom and knowledge has found the solution by looking into texts of Quran and Sunnah in the light of certain rules and regulations. This religious endeavour has been termed in Islamic literature as inference, effort or jurisprudence in Islamic literature.Although the term jurisprudence (Fiqah)was generally used for understanding religion in the early days of Islam, when the scientific arts developed. Hadith and jurisprudence (Fiqah)became two separate terms,so the people who used to work in the field of Hadith became known as muhaddithin (Muhaddiseen)and the people who used to provide their services in the field of Fiqah became known jurists (Fiqah).Now the method of the two have Ibid became different in the inference from the shariah texts.The following article discuss the principles of the muhaddihin and the jurists on the basis of which they derived rulings from Hadiths of the prophet and then at end a comparative analysis of the two presented.The second chapter deals with the different periods of jurisprudence (Fiqah)and the general inference of the four school of thoughts. The third chapter deals with the methodology and standards of Muhaddithin and jurists regarding the understanding of Hadith, while the fourth and final chapter provide comparative study of the methodology of Muddihin and four jurists (Fuqaha).

Keywords: Quran and Sunnah, Methodology Muhddithin, Jurists, Comparative, Universal Religion

Corresponding Author Email: shaikhabuomar26@gmail.com / nicesalah23@gmail.com

اصطلاح "محدثین" کا معنی ومفہوم

"محدثین" لغت عربی میں "محدث" کی جمع ہے جو کہ تحدیث سے ماخوذ ہے جس کا معنی "بات کو نقل کرکے طلباء کو سنانا ہے"۔ "حدث" کا معنی بات کرنے کا ہے۔

جہاں تک اصطلاحی طور پر اس کی تعریف ہے تو اہل علم نے اس کی کئی تعریفات کی ہیں جس میں ایک جامع تعریف امام ابن حجر رحمہ اللہ کی ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

"مَن اشْتَغَلَ بِالْحدِيثِ رِوايَةً ودِرايَةً، وجَمَعَ رُواةً، واطَّلَعَ عَلى كَثِيرٍ مَن الرُّواةِ والرِّواياتِ فِي عَصْرِه، وتَمَيَّزَ فِي ذَلِكَ حَتّى عُرِفَ فِيهِ حِفْظُه"۔

"جس کسی کا مشغلہ راویوں کو جمع کرنا اور حدیث کی روایت و درایت کو دیکھنا ہو، اور اپنے وقت کی بہت ساری راویوں اور روایات کا علم رکھتا ہو اور اس میں اس قدر منفرد مقام حاصل کرے کہ وہ اس میں اپنے طریقہ کار اور ضبط سے پہچانا جائے"۔(۲)

فہم حدیث کے متعلق محدثین کے ضوابط:

- **حدیث نبوی ثابت ہونے کی تحقیق**

محدثین یہ قانون اور ضابطہ دیگر قوانین اور ضابطوں پر اس کی اہمیت کی وجہ سے مقدم کرتے ہیں۔ اس معاملے میں ان کے پاس اتباع کے طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات کے بعد صحابہ کرام کا طریقہ اور اسلوب موجود ہے۔ یہ حضرات سند اور متن کے فنی امور کا لحاظ کرتے ہوئے حدیث کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے تحقیق کرتے ہیں، کیونکہ اس کے ثابت ہونے سے اس کا اتباع کرنا اور اس کو دلیل کے طور پر لینا لازم آتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ محدثین نے ہر دور میں اس کام میں انتہائی درجے کا اہتمام کیا اور خاص طور پر ثبوت نص کی تحقیق میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ کیونکہ احادیث نبویہ قرآن کریم کی آیات کے بعد احکام کی تشریع میں ثانوی مآخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔

یہ بات بڑی واضح ہے کہ قرآن کریم نے تفصیل و تفریع کو موضوع بنائے بغیر احکام شرعیہ کے عمومی اصولوں پر روشنی ڈالی ہے۔ لیکن سنت نبوی نے اس تمام اجمال کی تفسیر اور اس کا مقصد اس انداز سے بیان کیا ہے کہ وہ قرآن کریم کی عین موافق ہے۔ کیونکہ سنت نبوی کا بنیادی مقصد ہی قرآن کریم کی موافقت، اس کی مبہمات کی تفسیر، اور قول و فعل و تقریر کے ذریعے اس کے مقصد کو واضح کرنا ہے۔(۳)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ و اسلوب بھی یہی رہا کہ آپ حضرات ثبوت حدیث کی تحقیق فرمایا کرتے تھے اور اسی نہج پر ان کا عمل چلتا رہا(۴)، اس کی دو بڑی مثالیں خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثانی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عمل سے ملتی ہیں۔

حضرت ابو بکر نے میراث میں دادی کے حصے کے متعلق مغیرہ بن شعبہ کی بات کو قبول کرنے میں توقف کیا یہاں تک کہ محمد بن سلمہ نے اس کی گواہی دی۔ واقعہ کا مزید پس منظر اس حدیث میں ہے:

"عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهَا: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ، وَمَا لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ، فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: «حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ"

"قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دادی یا نانی میراث سے اپنا حصہ پوچھنے آئی، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تمہارے لیے اللہ کی کتاب (قرآن) میں کچھ نہیں ہے اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی کچھ نہیں ہے، تم لوٹ جاؤ یہاں تک کہ میں لوگوں سے اس بارے میں پوچھ لوں، انہوں نے لوگوں سے اس بارے میں پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ

عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، آپ نے دادی یانانی کو چھٹا حصہ دیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اسی طرح کی بات کہی جیسی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم جاری کر دیا"۔(۵)

اسی طرح حدیث استئذان میں حضرت عمر بن الخطاب نے ابو موسی اشعری کے خبر میں توقف کیا۔ قصہ کا منظر پس صحیح بخاری و صحیح مسلم میں کچھ یوں ہے۔

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ، إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ، فَقَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلاَثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ: اسْتَأْذَنْتُ ثَلاَثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلاَثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ» فَقَالَ: وَاللَّهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ، أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللَّهِ لاَ يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ القَوْمِ، فَكُنْتُ أَصْغَرَ القَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ، فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ".

"ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ ابو موسی رضی اللہ عنہ تشریف لائے جیسے گھبرائے ہوئے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا، اس لئے واپس چلا آیا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا) تو انہوں نے دریافت کیا کہ (اندر آنے میں) کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اجازت نہ ملے تو واپس چلا جانا چاہئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ! تمہیں اس حدیث کی صحت کے لئے کوئی گواہ لانا ہو گا۔ (ابو موسی رضی اللہ عنہ نے مجلس والوں سے پوچھا) کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہو؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ (اس کی گواہی دینے کے سوا) جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے کوئی اور نہیں کھڑا ہو گا۔ ابو سعید نے کہا اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر آدمی تھا میں ان کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو گیا اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے"۔(۶)

اور یہی وہ اہتمام اور تحقیق ہے جس پر علماء حدیث کا تعامل بھی رہا اور بعد میں آنے والے حضرات نے متقدمین سے اسی اسلوب کو نقل کیا اور سب کا مطمح نظر ثبوت نص ہے تاکہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کے شک وشبہ اور تحریف سے محفوظ رہے اور سنت کی حفاظت کا اس سے کوئی بہترین طریقہ نہیں تھا۔(۷)

- **ورود احادیث کے اسباب کی معرفت**

نصوص کے معانی، اس سے احکام کے استنباط، اور اس کے محل شاہد کا فہم بذات خود ایک مستقل فن کی حثیت رکھتا ہے، اور اسی تناظر میں نصوص شرعیہ کے فہم سے متعلق علماء شرع کے فہم میں قابل قدر تفاوت رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث کے شان ورود کی معرفت علوم حدیث سے شغف رکھنے والوں کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے(۸)۔ اس موقع پر علامہ زرکشی کا یہ قول نقل کرنا مناسب رہے گا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

"وقد ردت عائشة على الأكابر من الصحابة بسب إغفالهم سبب الحديث"۔

"سبب ورود سے غفلت کے بناء پر حضرت عائشہ نے بڑے صحابہ پر رد کیا"۔(۹)

اس کے علاوہ کئی دیگر اس طرح کے جوہری اسباب ہیں جو اس ضابطے کے اہتمام کی طرف توجہ دلاتے ہیں جیسا کہ:

- **شرعی حکم کا ادراک اور مقاصد شریعت کی معرفت**

صرف حدیث کے الفاظ پر اکتفاء کرنے سے اس کا مکمل فہم حاصل نہیں ہو تا بلکہ ضروری امر یہ ہے کہ کہ ان خاص واقعات و حالات کا ادراک ہو جس کے گرد حدیث گھومتی ہے، اور یہی وہ چیز ہے جس سے مجتہد کو واقعات اور اسباب کے پس منظر کی روشنی میں احکامات کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ- فرماتے ہیں:

"ولا شك أن بيان سبب النزول طريق قوي في فهم معاني الكتاب العزيز"

"اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ سبب نزول کا بیان کتاب عزیز کے معانی کو سمجھنے کے لئے مضبوط راستہ ہے"۔(۱۰)

- **حدیث کو اس کے مقصد کے ساتھ سمجھ کر اس سے صائب استدلال کرنا**

اس عنوان کے تحت سب سے پہلے امام واحدی رحمہ اللہ کا قول ذکر کرنا مناسب رہے گا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

"إذ أوفى ما يجب الوقوف عليها، وأولى تصرف العناية إليها، لامتناع معرفة تفسير الآية وقصد سبيلها، دون الوقوف على قصتها و بيان سبب نزولها"۔

"اسباب نزول پر رکنا اور اس کا اہتمام کرنا یہ زیادہ افضل اور ضروری ہے، کیونکہ اس پر رکے اور اہتمام کئے بغیر آیت کی تفسیر کی معرفت اور اس کے مقصد تک پہنچنا مشکل ہے"۔(۱۱)

اس طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ومعرفة سبب النزول يعين على فهم الآية ,فإن العلم بالسبب يورث العلم بالمسبب"

"سبب نزول کی معرفت آیت کے فہم میں مددگار ثابت ہوتی ہے، کیونکہ سبب کی معرفت سے مسبب کی معرفت لازم آتی ہے"۔(۱۲)

اسباب ورود حدیث کا معاملہ اسباب نزول قرآن سے اتنا زیادہ مختلف نہیں ہے کیونکہ فقیہ اور محدث دونوں ورود حدیث میں غور و فکر کے زیادہ ضرورت مند ہوتے ہیں تاکہ اسے نصوص کے فہم اور اس سے استنباط کی صورت میں کوئی غلطی صادر نہ ہو۔

- **عام کی تخصیص اور مبہم کا تعین**

مبہم کی تعیین کی مثالوں میں سے حضرت انس کیا اس روایت کو بطور مثال دیکھا جا سکتا ہے:

"عن أنس، أن الربيع، عمته كسرت ثنية جارية، فطلبوا إليها العفو فأبوا، فعرضوا الأرش فأبوا، فأتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبوا إلا القصاص، فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقصاص، فقال أنس بن النضر يا رسول الله، أتكسر ثنية الربيع لا والذي بعثك بالحق لا تكسر ثنيتها. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أنس كتاب الله القصاص. فرضي القوم فعفوا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"إن من عباد الله من لو أقسم على الله لأبره".

"حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ میری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیئے، پھر اس لڑکی سے لوگوں نے معافی کی درخواست کی لیکن اس لڑکی کے قبیلے والے معافی دینے کو تیار نہیں ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قصاص کے سوا اور کسی چیز پر راضی نہیں تھے۔ چنانچہ آپ نے قصاص کا حکم دے دیا۔ اس پر انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیع رضی اللہ عنہا کے دانت توڑ دیئے جائیں گے، نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، ان کے دانت نہ توڑے جائیں گے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انس! کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہی ہے۔ پھر لڑکی والے راضی ہو گئے

اور انھوں نے معاف کر دیا۔ اس پر حضور نے فرمایا، کچھ اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھاہیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر ہی دیتا ہے"۔(۱۳)

مذکورہ بالا حدیث میں "من عباد اللہ "یعنی اللہ کے بعض بندوں میں جو ابہام ہے اس کا بیان و تعین ورود حدیث کے سبب میں ہے جیسا کہ اس کے پس منظر میں ایک تفصیل واقع ہوئی ہے۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"السياق يرشد إلى تبيين المجمل وتعيين المحتمل والقطع بعدم احتمال غير المراد وتخصيص العام وتقييد المطلق وتنوع الدلالة وهذا من أعظم القرائن الدالة على مراد المتكلم فمن أهمله غلط في نظره وغالط في مناظرته".

"سیاق سے مجمل کا بیان، احتمال کا تعین، اور جو مراد نہ ہو اس کے عدم احتمال کا یقین، عام کی تخصیص، مطلق کی تقیید، اور دلالات کے تنوع میں رہنمائی ملتی ہے۔ اور یہ متکلم کے مفہوم پر دلالت کا سب سے بڑا قرینہ ہے اور جو اسے ترک کرتا ہے، وہ اپنی رائے میں بھی غلطی کرتا ہے اور دوسروں سے بھی غلطی کرواتا ہے"۔(۱۴)

- **ایک باب میں مختلف روایات کو جمع کرنا**

سنت نبوی کے صحیح فہم حاصل کرنے کے لئے یہ ایک اہم اور مددگار ضابطہ ہے۔ یقیناً اس اہم قاعدے سے غفلت برتنا غلط فہم کو جنم دیتا ہے اور اس استدلال کا سبب بنتا ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد نہیں ہوتا۔(۱۵)

جمع اور موازنہ کے سیاق میں ترجیح کے ساتھ نتیجہ تک پہنچنے کے لئے منقول آثار کی اتباع اور مختلف روایات میں شواہد و متابعات کو ذکر کرنے میں ائمہ سلف کے مؤلفات بھرے پڑے ہیں۔ اس موقع پر ائمہ کرام کے کچھ شواہد ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الحَدِيثُ إذا لَمْ تَجْمَعْ طُرُقَهُ لَمْ تَفْهَمْهُ والحَدِيثُ يُفَسِّرُ بَعْضُهُ بَعْضًا".

"اگر آپ حدیث کو اس کی مختلف روایات کے ساتھ جمع نہیں کرتے تو آپ اسے نہیں سمجھ سکتے اور بعض حدیث بعض کی تفسیر کرتی ہے"۔(۱۶)

اس طرح امام علی بن المدینیؒ کا قول ہے:

"البابُ إذا لَمْ تَجْمَعْ طُرُقَهُ لم يَتَبَيَّنْ خَطَؤُهُ"

"کسی باب میں اگر دیگر روایات نہیں جمع کی جاتی تو اس کا مقصد واضح نہیں ہوتا"۔(۱۷)

اس حوالے سے امام شافعی کا عمل بڑا واضح نظر آتا ہے کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں مختلف روایات کو جمع کر کے اس میں سے کوئی ایک اختیار کرتے ہیں اور یہ کام وہ تحقیق و تدقیق کے راسخ منہج کے موافق کرتے نظر آتے ہیں، اور ان کے ذکر کئے ہوئے نصوص ان کی کتب میں پھیلے ہوئے انداز میں دیکھے جاسکتے ہیں۔(۱۸)

امام نووی رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ کے اس اسلوب کی مدح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" وقد انفرد مسلم بفائدة حسنة وهي كونه أسهل متناولا من حيث أنه جعل لكل حديث موضعا واحدا يليق به جمع فيه طرقه التي ارتضاها, واختار ذكرها وأورد فيه أسانيده المتعددة وألفاظه المختلفة فيسهل على الطالب النظر في وجوهه واستثمارها ويحصل له الثقة بجميع ما أورده مسلم من طرقه."

"ایک خوبصورت فائدہ کی صورت میں امام مسلم بالکل الگ نظر آتے ہیں، اور وہ یہ کہ وہ آسان ترین متن ذکر کرتے ہیں اس حثیت سے نہیں کہ وہ ہر مقام کے لئے اس کی مناسبت سے الگ حدیث ذکر کرتے ہیں بلکہ اس میں وہ دیگر وہ روایات لاتے ہیں جس سے وہ مطمئن ہوتے ہے اور اس کا ذکر کرنا پسند کرتے ہیں اور اس میں کئی اسانید مختلف الفاظ کے ساتھ ذکر کرتے ہیں تاکہ طالبعلم کو اس کی اسانید میں جانا اور اس سے فائدہ حاصل کرنا آسان ہو اور اسے ان تمام روایات میں یقین ورسوخ ہو جسے امام صاحب دیگر اسانید سے لائے ہیں"۔**(۱۹)**

مختلف مذاہب کے بڑے فقہاء اور اہل تحقیق نے اس ضابطے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

جس طرح کے امام ابن دقیق العید "حدیث مسیئ" کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"جو حدیث میں واجب کے درجے میں ہے، فقہاء نے اس سے استدلال کو دہرایا ہے اور جو اس میں واجب کے درجے میں نہیں ہے اس کو ذکر نہیں کیا"۔**(۲۰)**

اور مزید فرمایا کہ:

"اس میں صاحب تحقیق کے لیے کرنے کے تین کام ہیں، جس میں سے ایک یہ ہے اس حدیث کو دیگر اسانید کے ساتھ جمع کیا جائے، پھر اس حدیث میں جو امور مذکور ہیں اس کا احاطہ کرے، اس کے بعد جو زیادہ ذکر ہیں اس کو اسی ترتیب سے لیا جائے کیونکہ زیادہ کو لینا واجب ہے"۔**(۲۱)**

اور مستقل بنیادوں پر ایک باب میں کئی حدیثوں کو جمع کرنے کے ضابطہ میں علماء کا بڑا حصہ رہا ہے جیسے کہ تالیفات حدیث میں اجزاء حدیثیہ ہیں جس میں مؤلف ایک ہی موضوع میں کئی احادیث کا احاطہ کرکے اس کو مستقل بنیادوں پر جمع کرتا ہے۔ اس میں ہمارے سامنے دو اہم مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جیسے امام بخاری کی **"جزء القراءة خلف الامام"**

۲۔ اور ابو معشر طبرانی کا **"جزء ما رواه ابو حنيفة عن الصحابہ"**

موخر الذکر میں کئی صحابہ کی احادیث کو ذکر کیا گیا ہے۔**(۲۲)**

اس حوالے سے امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" فإن مأْخذ الأدلة عِنْد الأئمة الرّاسِخِينَ إنما هي على أن تُؤْخَذ الشَّرِيعَةُ كالصُّورَة الواحِدَةِ بحسْبِ ما ثَبتَ مِن كلّياتها وجزئياتها المرّتبة عَليها، وعامِها المُرّتب على خاصِّها؛ ومُطْلَقها المَحْمُول عَلى مقيدها، ومجملها المفسَّر بمبَيَّنها"

"راسخ اہل علم کا دلائل میں مآخذ اس طرح ہے کہ وہ شریعت کو ایک مکمل تصویر کے طور پر لیتے ہیں، جس حساب سے اس پر مرتب کلیات اور جزئیات ثابت ہیں، اس کا عام اس کے خاص پر مرتب، مطلق مقید پر اور اس کا مجمل تفسیر کے ساتھ اپنے مبین پر محمول ہے"۔**(۲۳)**

آپؒ مزید فرماتے ہیں:

"فشأْن الرّاسِخِينَ تَصَوُّر الشَّرِيعَةِ صُورَةً واحِدَةً يَخْدِمُ بَعْضُها بَعْضًا؛ كأعضاء الإنسان إذا صُوِّرَتْ صُورَةً مّتحدة".

"کہ راسخ اہل علم کا انداز یہ ہے کہ وہ ان کے ہاں شریعت کا تصور ایک تصویر کی مانند ہے جس میں بعض دیگر بعض کو تقویت دیتی ہیں جس طرح اعضاء انسانی کو ایک صورت میں متحد کیا جاتا ہے"۔(۲۴)

اس سے معلوم یہ ہوا کہ نصوص کو بطور کل لینا اور صرف بعض پر اکتفاء نہ کرنا اہل سنت کا منہج واسلوب ہے،اس کے برعکس بعض نصوص پر اکتفاء کرنا اور دیگر سے اعراض کرنا یہ خوارج،معتزلہ اور مرجئہ کا طریقہ کار ہے۔(۲۵)

- **الفاظ نبوی میں موجود علمی اصطلاحات پر اس کے تقاضوں کے مطابق حکم لگانا**

سلف صالحین اس امت کے بہترین لوگ،قران سنت میں زیادہ علم کے مالک اور لسان عرب میں زیادہ مہارت رکھنے والے تھے،وہ اپنے فہم کو صحیح رکھنے کے لئے قرآن وسنت کے متبع تھے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ قرآن وسنت کے فہم کے حوالے سے ان کے پیچھے چلا جائے کیونکہ ان کا فہم ٹیڑھے پن سے محفوظ تھا اور وہ روز اول سے رسول اللہ کے صحبت میں رہے اور ان کا معاملہ رسول اللہ کے اوامر کا اتباع اور پیروی کا تھا۔(۲۶)

ان کے اصحاب کی مدح میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

" ولا رَيْبَ أَنَّ أَهْلَ الحَدِيثِ أَعْلَمُ الأُمَّةِ وأَخَصُّها بِعِلْمِ الرَّسُولِ وعِلْمِ خاصَّتِهِ: مِثْلِ الخُلَفاءِ الرّاشِدِينَ وسائِرِ العَشَرَةِ".

"اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اہل الحدیث اس امت کے سب سے زیادہ علم رکھنے والے لوگ تھے اور خاص طور پر ان کے خاص الخاص ساتھیوں کا جیسا کہ خلفائے راشدین ودیگر عشرہ مبشرہ"۔(۲۷)

آپ مزید فرماتے ہیں:

" وهَذا بابٌ يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أنْ يَعْتَنِيَ بِهِ ويَنْظُرَ ما كانَ عَلَيْهِ أصْحابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِينَ هُمْ أعْلَمُ النّاسِ بِما جاءَ بِهِ وأعْلَمُ النّاسِ بِما يُخالِفُ ذَلِكَ".

"اور اس باب میں ایک مسلمان کے لیے اس کا اہتمام انتہائی ضروری ہے کہ وہ اس طریقے کو دیکھے جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے کیونکہ وہ لوگ وحی رسول کے سب سے زیادہ علم رکھنے کے ساتھ ساتھ اس امور کا علم بھی رکھتے تھے جس میں وحی کی مخالفت لازم آتی تھی"۔(۲۸)

مندرجہ دو اقوال کی تشریح وتوضیح امام ابن القیم کے اس قول سے ممکن ہے۔آپ رحمہ اللہ سلف میں سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار لینے کے جواز میں فرماتے ہیں:

"وأَنَّها أوْلى بِالأَخْذِ بِها مِن آراءِ المُتَأَخِّرِينَ وفَتاوِيهِمْ، وأَنَّ قُرْبَها إلى الصَّوابِ بِحَسَبِ قُرْبِ أهْلِها مِن عَصْرِ الرَّسُولِ صَلَواتُ اللَّهِ وسَلامُهُ عَلَيْهِ وعَلى آلِهِ، وأَنَّ فَتاوى الصَّحابَةِ أوْلى أنْ يُؤْخَذَ بِها مِن فَتاوى التّابِعِينَ، وفَتاوى التّابِعِينَ أوْلى مِن فَتاوى تابِعِي التّابِعِينَ، وهَلُمَّ جَرًّا وكُلَّما كانَ العَهْدُ بِالرَّسُولِ أقْرَبَ كانَ الصَّوابُ أغْلَبَ"

"متاخرین کی آراء اور فتاویٰ کے مقابلے میں وہ لوگ اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ ان کی آراء لی جائیں،اور ان کے آثار میں سب سے زیادہ صائب رائے والا وہ ہو گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے زمانے سے زیادہ قریب ہو،پھر تابعین کے فتاوی کے مقابلے میں صحابہ کے

فتاوی لینا زیادہ بہتر ہے، اور فتاوی تبع تابعین کے مقابلے میں تابعین کے اور اس پر مزید قیاس کرے۔ اور جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے زیادہ قریب ہو گا وہ زیادہ صائب رائے ہونے کا حقدار ہو گا"۔**(۲۹)**

اور سلف صالحین کے زمانے میں پائے گئے بعض علوم اور اس کے معانی کے نام تبدیل ہوتے رہے بلکہ اس کے معانی اور مدلولات و مضمرات نے زمانے کی ترقیوں ،حالات کی تغیرات اور جگہوں کے تبدیلی کے ساتھ ترقی کی جس سے بعض اصلی شرعی معانی اور معاصر معانی میں کچھ دوری واقع ہوئی ہے، پس یہاں جو طریقہ واسلوب اپنا گیا ہے وہ یہ کہ جو بات حدیث نبوی کے فہم کے تقاضے کے مطابق ہو گا، اسی کا اعتبار کیا جائے اور جو اس کے مخالف ہیں اسے چھوڑ دیا جائے۔**(۳۰)**

اس بات کو مزید واضح کرنے کے لیے ہم دو اہم مثالوں کا سہارا لے سکتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ إِلَى يَوْمِ القِيامَةِ: الأَجْرُ وَالمَغْنَمُ".

"گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ برکت باندھ دی گئی ہے۔ یعنی آخرت میں ثواب اور دنیا میں مال غنیمت ملتا رہے گا"**(۳۱)**

آج کے اس ترقی یافتہ دور میں ہم ہر اس ذریعہ کو گھوڑے کا قائم مقام بنا سکتے ہیں جو جدید ٹیکنالوجی کی شکل میں اور ترقی کے نتیجہ میں وجود میں آیا ہو۔ اب آخرت میں ثواب اور دنیا میں مال غنیمت ہر اس شخص کے لئے ہو گا جو اس کے اجر کا طالب ہو گا چاہے اس کے سامان بنانے میں اجر کا طالب ہو یا اس سے متعلق دیگر صنعتی اشیاء بنانے میں ،وہ قیامت کے دن اس کے حسنات میں شمار ہو گا جیسا کہ اس نے اجر کا طلب کیا ہو گا۔

دوسری مثال: آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

"وَمَن رَمى بسَهمٍ في سَبيلِ اللهِ عَزَّ وجلَّ بَلَغَ به العَدوَّ، أصابَ أو أخطَأَ، كان له كَعَدلِ رَقبةٍ".

"اور جس نے اللہ کے راستے میں ایسا تیر پھینکا جو دشمن تک پہنچا اسے ایک غلام آزاد کرنے کا صواب ملے گا چاہے اس کا نشانہ لگا ہو یا نہیں"۔**(۳۲)**

اب ہم اس کی تطبیق آج کے زمانے میں جدید اسلحے پر کریںگے جیسا کہ بندوق، توپ، میزائل، راکٹ اور اس کے علاوہ دیگر وہ بھاری اسلحہ جس سے جنگ ممکن ہو چاہے وہ بری یا بحری یا ہوائی۔ اب جو کوئی بھی جدید اسلحے سے اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا اس کا حکم بالکل ایسے ہی ہو گا جیسا کہ کسی نے تیر پھینکا ہو۔

- **فہم حدیث کے متعلق محدثین کا منہج**

محدثین کی کوششیں کبھی بھی صرف احادیث کی توثیق و تحقیق یا اس کے راویوں کی جرح و تعدیل تک محدود نہیں رہی بلکہ ان احادیث کے فہم کے لئے انہوں نے بڑی خدمات سر انجام دی ہے۔ اور جہاں کبھی تعارض واقع ہوا اس کو حتی الامکان جمع کرنے کی کوشش کی، یا کسی ایک کو اصولوں کی روشنی میں دوسرے پر ترجیح دی یا قانون نسخ سے کام لیا گیا۔

آنے والی سطور میں میں کچھ اس طرح کے ضوابط یا علوم ذکر کیے جا رہے ہیں جسے محدثین نے فہم روایات کے لئے بطور منہج و اسلوب اپنایا۔

- **علم مختلف الحدیث کا خیال رکھنا**

یہ وہ مفید علم ہے جو محدثین کے ہاں رائج رہا۔ جب دو احادیث متعارض ہو تو یہ علم مندرجہ ذیل صورتوں میں اس کے متعلق بحث کرتا ہے۔

۱۔ امکان جمع کی صورت میں۔

۲۔ مطلق کو مقید پر محمول کرنے کی صورت میں۔

۳۔ عام کی تخصیص کی صورت میں۔

اور اسی کو "**علم تلفيق الحديث**" یا "**علم مشكل الحديث**" بھی کہتے ہیں**(۳۳)**

جس طرح کے امام سیوطی اس فن کی اہمیت کچھ اس طرح واضح کرتے ہیں:

"هذا فَنٌّ مِن أهمّ الأنواعِ، ويَضطَرُّ إلى مَعْرِفَتِهِ جَميعُ العلماءِ مِنَ الطَّوائِفِ، وهُوَ أنْ يَأتِيَ حَدِيثانِ مُتضادّانِ في المَعنى ظاهِرًا فَيُوَفّقُ بَيْنَهُما أوْ يُرَجِّحُ أحَدُهُما، وإنَّما يَكْمُلُ لَهُ الأئِمَّةُ الجامِعُونَ بَيْنَ الحَدِيثِ والفِقْهِ، والأُصُولِيُّونَ الغَوّاصُونَ عَلى المَعانِي الدقيقة".

"یہ علوم حدیث کا سب سے اہم فن ہے اور ہر طبقے کے تمام علماء اس کی معرفت کے لئے مجبور ہے اور وہ یہ کہ جب دو حدیثیں آجائیں اور ظاہری طور پر اس کے معنی میں تضاد ہو تو اس کو کو جمع کیا جائے گا یا ایک کو دوسری پر ترجیح دی جائے گی یا ایک کو چھوڑ کر دوسرے پر عمل کیا جائے گا، اور یہ کام وہ ائمہ پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں جو حدیث اور فقہ دونوں پر دسترس رکھتے ہو یا وہ اہل اصول جو باریک معانی کو بہتر انداز سے سمجھتے ہیں"۔(۳۴)

علم مختلف الحدیث حدیث نبویؐ کی اس مثال سے بہتر سمجھا جاسکتا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ".

"چھوت اور بدشگونی کوئی چیز نہیں"۔(۳۵)

جبکہ ایک اور حدیث میں آپؐ کا فرمان ہے:

"فِرَّ مِنَ المَجْذُومِ كَما تَفِرُّ مِنَ الأَسَدِ".

"جذامی شخص سے ایسا بھاگتا رہ جیسا کہ شیر سے بھاگتا ہے"۔(۳۶)

بظاہر باہمی متعارض نظر آنے والی دونوں احادیث میں اہل علم نے دقیق انداز سے جمع کی صورت پیدا کی ہے جو کہ احادیث کی شروحات میں موجود ہیں۔ اس فن میں علماء کی مختلف مصنفات ہیں جس میں مشہور تالیف "تاویل مختلف الحدیث" امام ابن قتیبہ کی اور "مشکل الآثار امام طحاوی" رحمہما اللہ کی ہیں۔(۳۷)

- **ناسخ اور منسوخ حدیث کی معرفت**

اس علم میں ان احادیث کے متعلق بحث کی جاتی ہے جو باہم متعارض ہوتی ہیں اور اس میں جمع ممکن نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس صورت میں پہلے والی پر منسوخ جبکہ متاخر پر ناسخ کا حکم لگایا جاتا ہے۔ اور اس علم کو اپنی نوعیت کا ایک مشکل علم سمجھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے امام زہریؒ فرماتے ہیں:

"أعْيا الفُقهاءَ وأعْجَزَهُمْ أنْ يَعْرِفُوا ناسِخَ الحَدِيثِ مِن مَنسُوخِهِ".

"فقہاء کو بھی اس چیز نے عاجز و لاچار کر دیا ہے کہ وہ منسوخ و ناسخ کی پہچان کر سکے"۔(۳۸)

اور نسخ یا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریح، یا صحابی کے قول، یا علم تاریخ کی معرفت سے اور یا اجماع کی دلالت سے پہچانا جاتا ہے۔

آپ علیہ السلام کی تصریح سے ناسخ و منسوخ پر مثال یہ ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"لَعَنَ اللهُ زائراتِ القبورِ".

"اللہ نے قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت فرمایا ہے"۔(۳۹)

جبکہ ایک اور حدیث میں ہے:

"كُنتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوها".

"میں آپ کو قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا پس اس کی زیارت کرو"۔(۴۰)

مندرجہ بالا دونوں حدیثوں میں مؤخر الذکر حدیث اول الذکر کے لئے ناسخ ہے۔

اس فن میں اہم کتاب محمد بن موسیٰ الحازمی کی **"الاعتبار فی بیان الناسخ و المنسوخ "** ہے۔(۴۱)

اور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کتاب و سنت سے کسی چیز پر پر فتوی دے یا کسی چیز کی تفسیر کر دے جب تک اس میں بہت ساری شروط نہ پائی جائیں اور ان شروط میں سے ایک ناسخ و منسوخ کا علم ہے تا کہ وہ منسوخ حکم ثابت نہ کرے یا ایسا حکم نسخ نہ کرے جو ثابت ہو۔(۴۲)

- **ورود احادیث اسباب کا اہتمام**

یہ وہ علم ہے جس میں اسباب کو تلاش کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ حدیث وارد ہوئی ہے بلکہ جملہ قرائن و احوال کا احاطہ بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔

کبھی وہ سبب اسی حدیث میں خود موجود ہوتا ہے تو کبھی دیگر طرق میں اس کا پتہ چلتا ہے۔اس موضوع پر اہم تالیف: **"البيان والتعريف في أسباب ورود الحديث الشريف"** لابن حمزۃ الحسینی کی ہے۔(۴۳)

- **علم غریب الحدیث کی معرفت**

اس علم میں متون احادیث میں ذکر شدہ نا قابل فہم الفاظ کی شرح کا اہتمام ہوتا ہے، اور یہ ایک معقول بات ہے کہ حدیث میں وارد اجنبی الفاظ کا فہم احادیث کو سمجھنے کی ایک ضروری شرط ہے۔اس فن میں اہم تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام کی **"غريب الحديث"** ہے اور اسی طرح ابن الاثیر الجزری کی **"النهاية فی غريب الحديث "** ہے۔(۴۴)

امام سراج الدین البلقینی اپنے کتاب محاسن الاصلاح میں فرماتے ہیں:

"علوم حدیث کی انواع میں سب سے پہلے اس فن میں کتاب لکھی گئی۔ جس میں کچھ مفقود اور کچھ مطبوع ہیں اور مطبوع میں سب سے اہم مطبوع کتاب حافظ سیوطی کی **" اللمع فی اسباب الحديث"** اور ابن حمزہ الحسینی کی **"البيان والتعريف فی اسباب الحديث الشريف"** ہیں۔"(۴۵)

- **فہم حدیث کے متعلق منہج محدثین کی امتیازی خصوصیات**

اللہ سبحانہ وتعالی نے سنت مطہرہ کی حفاظت، اسے ہر قسم کے اختلاط سے بچانے اور اس سے استنباط احکام کے لئے علماء شریعت کا انتخاب کیا۔اور ان میں سے ایسے حضرات بھی ہیں جنہوں نے سنت کی روایت و درایت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی تعلیم، تحقیق اور توثیق میں مہارت حاصل کی، یہ حضرات اسی نسبت سے ہی پہچانے گئے ،ان کا بنیادی کام ہی یہی تھا کہ وہ سنت میں سے قوی اور ضعیف کے درمیان فرق بتانے کے ساتھ ساتھ اس کے ضعف کے اسباب سے بھی باخبر رکھتے تھے،وہی سنت میں رطب و یابس کی تفریق کرتے تھے،ان کو تراث اسلامی میں اہل حدیث کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے،یہی لوگ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع میں ید طولی اور مہارت میں امتیازی خصوصیات رکھتے ہیں اور یہی لوگ ہمیشہ سے دین کے خدام کے طور پر سامنے آئے ہیں۔(۴۶)

آنے والی سطور میں فہم حدیث کے حوالے سے محدثین کرام کے ہاں پائے جانے والی امتیازی خصوصیات ذکر کی جارہی ہیں۔

- **حفظ و تدوین**

اگر حدیث کی تدوین اور اس کی حفاظت کے مراحل کو دیکھا جائے تو یہ سفر مسانید سے شروع ہو کر صحاح پر ختم ہوتا ہے، علماء اہل حدیث نے ہمیشہ سے اس کی تدوین و حفاظت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔حدیث کے راویوں کی تحقیق، ان کی تعدیل و تجریح کے متعلق اس علم کی بنیاد ٹھوس اور شفاف بنیادوں پر قائم کیا گیا، یہی وجہ ہے کہ علماء کی ایک غیر معمولی تعداد اس طرف متوجہ ہوئی اور اس علم کو نسل در نسل امانت و دیانت کے ساتھ اس حرص و شوق کے ساتھ منتقل کیا کہ یہ کام ان حضرات کے لئے کبھی تھکاوٹ کا سبب بنا نہ ہی یہ بوریت کا شکار ہوئے، بلکہ یہ نفوس قدسیہ اس کام کو فخر و اعزاز سمجھ کر کرتے رہے کیونکہ یہ ان کے نزدیک ایک ایسا مبارک عمل تھا جس سے بندہ اللہ کی قربت حاصل کر سکتا ہے اور یہ کام عبادت کے دائرے میں داخل ہے کیونکہ اس میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت مقصود ہوتی ہے۔(۴۷)

- **اسناد**

شریعت اسلامی دیگر سابقہ شریعتوں سے کچھ خصوصیات و امتیازات کی بناء پر منفرد امتیاز رکھتی ہے، جس میں سے ایک علم اسناد ہے۔ جس کی وجہ سے دین اسلام کو عمومی طور پر اور سنت کو خصوصی طور پر الگ اور خاص مقام حاصل رہا ہے۔ اور اسناد کا یہ سلسلہ نقل در نقل علماء سے شروع ہو کر صحابہ کرام اور ان کے متبعین اور شاگردوں تک پہنچتا ہے اور صحابہ کرام سے شروع ہو کر عشرہ مبشرہ سے گزر کر دیگر صحابہ کرام تک پہنچتا ہے، اور یہی مبارک ارواح امت محمدیہ میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے، اور خاص طور پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مبارکہ میں اور آپ کے خاص احباب کی رہنمائی میں جس میں خلفاء راشدین و دیگر عشرہ مبشرہ شامل ہیں، اور ان میں بھی خاص طور پر وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ساتھ جڑے رہے اور دیگر سے زیادہ آپ کے ظاہری و باطنی امور سے واقف تھے اور پھر اسی کے متبع بھی رہے۔ فن اسناد کا یہ سلسلہ اتنا غیر معمولی رہا کہ علماء نے اس میں اس قدر مہارت حاصل کی کہ وہ سند جبریل علیہ السلام اور پھر اللہ رب العالمین تک پہنچاتے تھے۔ (۴۸)

یہاں اس مقام پر اہل علم کے کچھ اقوال پیش کئے جارہے ہیں جو سند کی اہمیت پر دلالت کرتے ہیں۔

امام عبداللہ بن مبارک کا قول: **"الإسناد من الدين، ولولا الإسناد لقال من شاء ما شاء".**

"اسناد دین کا حصہ ہے، اگر اسناد نہ ہو تو جس کا جو من چاہے بولے" **(۴۹)**

سفیان ثوری کا قول: **"الإِسْنادُ سِلاحُ المُؤْمِنِ فَإِذا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ سِلاحٌ، فَبِأَيِّ شَيْءٍ يُقاتِلُ".**

"اسناد مومن کی ہتھیار ہیں، اگر ان کے پاس ہتھیار ہی نہ ہو تو کس چیز کے ساتھ لڑے گا" **(۵۰)**

اس جملہ تناظر میں فن اسناد کا سلسلہ اتنا غیر معمولی رہا کہ علماء نے اس میں اس قدر مہارت حاصل کی کہ وہ سند جبریل علیہ السلام اور پھر اللہ رب العالمین تک پہنچاتے تھے۔ اسی سیاق میں امام مسلمؒ نے فرمایا:

"واعْلَم رَحِمك الله أن صناعَة الحِديث ومَعْرِفَة أسبابه من الصَّحِيح والسقيم انما هِيَ لاهل الحِديث خاصَّة لانهم الحفاظ لروايات النّاس العارفين بها دون غَيرهم".

"کہ یہ بات جان لیجئے کہ کہ فن حدیث اور اس میں صحیح وضعیف کے معرفت کی اسباب محدثین کا خاصہ ہے کیونکہ لوگوں میں وہ ہی روایات کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں اور دیگر لوگوں کے نسبت وہ ہی اس کا علم رکھتے ہیں"۔ **(۵۱)**

اسی طرح امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

" أما كلام هؤلاء الأئمة المنتصبين لهذا الشأن، فينبغي أن يؤخذ مسلّما من غير ذكر أسباب، وذلك للعلم بمعرفته، واطلاعهم واضطلاعهم في هذا الشأن"

"وہ ائمہ حضرات جو اس کام (حفاظت حدیث) کے لئے ڈٹ کر کھڑے ہوئے ہیں، یہ ضروری ہے کہ ان کی بات کو اسباب ذکر کئے بغیر مسلم سمجھ کر قبول کی جائے، اور اس کی وجہ اس معاملہ میں ان کا علم، مہارت اور معرفت ہے۔" **(۵۲)**

- **مطالب حدیث کی معرفت حاصل ہونا**

علماء فن حدیث نے کبھی نص کو بغیر کسی تدبر و تفکر اور بحث و تمحیص کے نہیں لیا، بلکہ وہ اس کا مطلوب و مقصود سمجھنے کی بھرپور کوشش کرتے تھے، خاص طور پر متاخرین جس حدیث کو نقل کرتے ہیں پہلے اسے کتاب اللہ اور مقاصد شریعت کی روشنی میں دیکھتے ہیں، بلکہ اس میں ان قواعد منطق کا لحاظ بھی رکھا جاتا جو اس کے لئے مناسب تھے۔

امام ابن حجرؒ اس بات کی طرف یوں اشارہ فرماتے ہیں: "اور یہ فن علوم حدیث کا سب سے گہرا اور طریقہ کار کے لحاظ سے بہت باریک ہے، اور اس کو وہی لوگ سر انجام دیتے ہیں جن کو اللہ سبحانہ وتعالی نے گہرا فہم، مکمل اطلاع اور حدیث کے راویوں کے مراتب کے متعلق درست علم و ادراک دیا ہو، یہی وجہ ہے کہ اس فن میں وہی لوگ گفتگو کرتے ہیں جو اس کے امام اور ماہر ہو، اور وہ ہی اس فن میں مرجع الخلائق ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی معرفت سے نوازا ہوتا ہے اور وہ اس فن میں مضمرات کا علم رکھتے ہیں۔" **(۵۳)**

اس کے علاوہ بھی اس کی اہمیت میں دیگر بہت سے اقوال ملتے ہیں، کیونکہ علوم حدیث کے موضوعات کی ترتیب، اس کے مفردات کو منضبط کرکے اس کے اساسی مراجع کا تعین کرنا اور پھر اس کو بنیادی مصادر سے الگ کرنے کے فوائد کا ایک اثر موجود ہے جو فہم حدیث کے متعلق محدثین کے منہج کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

- **نصوص کے فہم میں منہج محدثین کا ایک اور منفرد انداز**

اگر ہم محدثین کی اصطلاحات کا بغور جائزہ لیں تو راوی کے متعلق معلومات اور سند میں اس کی پوزیشن ایک اور اصطلاح سے واضح کیا جاتی ہے جو عددی کمییت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس قسم کی اصطلاحات کو محدثین مجهول الحال یا مجهول العين سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس مصطلحات کو عددی کمیت کے بغیر نہیں سمجھا جاسکتا۔ علوم الحدیث میں اس کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اس قسم کی مصطلحات ذکر کرنے سے کسی التباس و تداخل کے لئے جگہ باقی نہیں رہتی۔

علاوہ دیگر ان روایات کو مزید تقویت دینے کے لئے متابعات و شواہد کی مصطلحات بھی وضع کی گئی ہیں۔(۵۴)

نتائج

۱۔ محدثین اس وقت تک حدیث سے استنباط نہیں کرتے جب تک وہ سند اور متن کے فنی اصولوں کے مطابق پایہ ثبوت تک نہ پہنچے۔

۲۔ نصوص کے صحیح فہم اور اس استنباط کی صورت میں اس سے غلطی سے بچنے کے لئے تمام روایات کو یکجاں کرکے اس کے اسباب ورود دیکھنا ضروری ہے۔

۳۔ الفاظ نبوی میں موجود علمی اصطلاحات کے معانی میں وقت کی تبدیلیوں اور تقاضوں کے مطابق تغیر ممکن ہے۔

۴۔ اسناد کے معاملے میں شریعت اسلامیہ دیگر سابقہ شریعتوں کی نسبت الگ مقام اور منفرد حثیت رکھتی ہے۔

۵۔ اصول حدیث کی بعض مصطلحات سمجھنے میں عددی کمیت کا بڑا عمل دخل ہے۔

۶۔ کسی بھی نص کو کماحقہ سمجھنے کے لئے صرف ظاہر حدیث کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کے لئے محدثین کے ہاں اور بہت سارے قوانین ہیں جیسے علم مختلف الحدیث، معرفت ناسخ و منسوخ اور علم غریب الحدیث وغیر کی معرفت حاصل ہونا۔

حوالہ جات

۱۔ العجي، قنيبي، محمد رواس، حامد صادق، ۱۹۸۸م، معجم لغة الفقهاء، اردن، دار النفائس للطباعة والنشر والتوزيع، ۴۱۰

۲۔ السيوطي، عبد الرحمن بن ابي بكر، جلال الدين، "تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي"، مكہ، دار طيبة، ۳:۳۸،

۳۔ بسرني، إبراهيم، ۲۰۱۷م، جمع طرق الحديث وأهميته في فهم السنة النبوية، الجزائر، معهد العلوم الإسلامية، ۱۶

۴۔ الجابري، د. اريج فهد عابد، "ضوابط فهم الحديث بين قوعد الأصوليين والمحدثين"، قاہرہ، مجلة الدراسات الإسلامية والبحوث الأكاديمية. العدد ۹۵، ۹۴ء، ۴۲

۵۔ السِّجِسْتاني، سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي، سنن أبي داود، كتاب الفرائض، باب في الجدة ح(۲۸۹۴)، بيروت، المكتبة العصرية

۶۔ البخاري، محمد بن إسماعيل ابو عبد الله، ۱۴۲۲ھ، صحيح البخاري، كتاب الاستئذان، باب التسليم والاستئذان الثلاثة، ح(۶۲۶۵)، بيروت لبنان، دار طوق النجاة

۷۔ الجابري، د. اريج فهد عابد، "ضوابط فهم الحديث بين قوعد الأصوليين والمحدثين"، ۴۴

۸۔ ایضا ۴۴

۹۔ الزركشي، ابو عبد الله بدر الدين محمد بن عبد الله بن بهادر، ۱۹۹۸م، النكت على مقدمة ابن الصلاح، رياض، اضواء السلف، ۱:۸۱

۱۰۔ابن العطار، علي بن إبراهيم بن داود بن سلمان بن سليمان، ۱۴۲۷ھ-۲۰۰۶م، العدة في شرح العمدة في أحاديث الأحكام، بيروت–لبنان، دار البشائر الإسلامية للطباعة والنشر والتوزيع، ۳:۱۲۵۱

۱۱۔الواحدي، ابو الحسن علي بن احمد بن محمد بن علي، ۱۴۱۲ھ-۱۹۹۲م، أسباب نزول القرآن، الدمام، دار الإصلاح، ۸

۱۲۔ابن تیمیة، تقي الدين ابو العباس احمد بن عبد الحليم الحراني، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵م، مجموع الفتاوی، المدينة النبوية، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، ۱۳:۳۳۹

۱۳۔البخاري، محمد بن إسماعيل ابو عبد الله، "صحيح البخاري" كتاب الجهاد والسير، ح۲۸۰۶,

۱۴۔ابن قيم الجوزية، محمد بن ابي بكر بن ايوب بن سعد شمس الدين، "بدائع الفوائد" لبنان، بيروت، ۴:۹

۱۵۔فلیر، احمد بن محمد، "من ضوابط فهم السنة النبوية (جمع الروايات في موضوع واحد وفقهها)" ۷

۱۶۔البغدادي، ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي الخطيب، "الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع" الرياض، مكتبة المعارف، ۲:۲۱۲

۱۷۔ایضا۲۱۲

۱۸۔الشافعي، ابو عبد الله محمد بن إدريس بن العباس، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰م، الأم، بيروت، دار المعرفة ۱:۱۵۰

۱۹۔النووي، ابو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف، طبع دوم ۱۳۹۲ھ، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، بيروت، دار إحياء التراث العربي، ۱:۱۴-۱۵

۲۰۔ابن دقيق العيد، إحكام الإحكام شرح عمدة الأحكام، ۱:۲۵۷

۲۱۔ایضا،۲۵۷

۲۲۔الصغير، دکتور فالح، ۱۴۴۳ھ، تاریخ الحديث الموضوعي، شبكة السنة وعلومها، ۴

۲۳۔الشاطبي، إبراهيم بن موسى بن محمد اللخمي الغرناطي، ۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸م، الاعتِصام، المملكة العربية السعودية، دار ابن الجوزي للنشر والتوزيع، ۲:۶۲

۲۴۔ایضا،۶۲

۲۵۔الجابري، د. اریج فهد عابد. ضوابط فهم الحديث بين قوعد الأصوليين والمحدثين، ۴۸

۲۶۔ایضا،۴۸

۲۷۔ابن تیمیة، تقي الدين ابو العباس أحمد بن عبد الحليم الحراني، مجموع الفتاوی، ۴:۹۱

۲۸۔ابن تیمیة، تقي الدين أبو العباس احمد بن عبد الحليم الحراني، مجموع الفتاوی، ۱۵:۱۵۲

۲۹۔الجوزية، محمد بن ابي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم، ۱۴۱۱ھ، إعلام الموقعين عن رب العالمين، ت محمد عبد السلام إبراهيم، بيروت، دار الكتب العلمية–بيروت–، ۴:۹۰

۳۰۔الجابري، د. اریج فهد عابد. ضوابط فهم الحديث بين قوعد الأصوليين والمحدثين، ۴۹

۳۱۔البخاري، محمد بن اسماعيل ابو عبد الله، "صحيح البخاري" كتاب الجهاد والسير وباب الجهاد ماض مع البر والفاجر"، ح۲۸۵۲,

۳۲۔الشيباني، ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد، ۱۴۲۱ طبع اول ه-۲۰۰۱م، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مؤسسة الرسالة، ح۱۷۳۰۰

۳۳۔ الجابري، د. اريج فهد عابد. "ضوابط فهم الحديث بين قوعد الأصوليين والمحدثين"، ۵۹

۳۴۔ السيوطي، عبد الرحمن بن ابي بكر، جلال الدين، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، ۲:۶۵۱

۳۵۔ الشيباني، ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد، مسند الإمام أحمد بن حنبل، أحمد محمد شاكر، ح۴۷۷۵

۳۶۔ البيهقي، احمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، ۱۴۱۰ھ-۱۹۸۹م، السنن الصغير للبيهقي"، ت عبد المعطي امين قلعجي، كراتشي. باكستان، جامعة الدراسات الإسلامية، ح۲۵۱۴

۳۷۔ ۴۳۔ فكير، احمد بن محمد، من ضوابط فهم السنة النبوية، جمع الروايات في موضوع واحد و فقهها، ۸

۳۸۔ السيوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، ۲، :۱۲

۳۹۔ الترمذي، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، طبع دوم، ۱۳۹۵ھ-۱۹۷۵م، سنن الترمذي، بابُ ماجاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتَّخِذَ عَلَى القَبرِ مَسْجِدًا ح ۳۲۰۔ محمد فؤاد عبد الباقي ۳، مصر، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي.

۴۰۔ الطحاوي، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري، ۱۴۱۵ھ، ۱۴۹۴م، شرح مشكل الآثار، بابُ بَيَانِ مُشْكِلِ مارُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي لَعْنِهِ زائِراتِ القُبُورِ والمُتَّخِذِينَ عَلَيْها المَساجِدَ والسُّرُجَ، ح ۳۷۴۳، ت: شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالة

۴۱۔ فكير، احمد بن محمد، من ضوابط فهم السنة النبوية، جمع الروايات في موضوع واحد و فقهها ۷

۴۲۔ الجوزي، جمال الدين ابو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد، ۱۴۲۳ھ-۲۰۰۲ء، اعلام العالم بعد رسوخه بناسخ الحديث و منسوخه، ت۔ حمد بن عبد الله العماري الزهراني، بيروت-لبنان، دار ابن حزم، ۵

۴۳۔ فكير، احمد بن محمد، من ضوابط فهم السنة النبوية، جمع الروايات في موضوع واحد و فقهها ۷

۴۴۔ ايضا، ص ۷

۴۵۔ البلقيني، عمر بن رسلان بن نصير بن صالح الكناني، العسقلاني، "مقدمة ابن الصلاح ومحاسن الاصطلاح"، ت د۔ عائشة عبد الرحمن، جامعة القرووين، دار المعارف، ۶۷۹

۴۶۔ الجابري، د. اريج فهد عابد. "ضوابط فهم الحديث بين قوعد الأصوليين والمحدثين۔ ۶۹

۴۷۔ حلمي، د. مصطفى محمد، طبع اول ۱۴۲۶ھ، منهج علماء الحديث والسنة في أصول الدين، بيروت، دار الكتب العلمية، ۸۸

۴۸۔ الصالحيی، يوسف بن حسن بن احمد بن حسن ابن عبد الهادي، ۱۴۲۲ھ-۲۰۱۱م، النهاية في اتصال الرواية، سوريا، دار النوادر، ۸۸

۴۹۔ فارح، عبد العزيز محمد، "عناية العلماء بالإسناد و علم الجرح والتعديل"، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، ۶

۵۰۔ البغدادي، ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي الخطيب، شرف أصحاب الحديث، محمد سعيد خطي اوغلي، انقرة، دار احياء السنة النبوية، ۴۲

۵۱۔ النيسابوري، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري، ۱۴۱۰ھ، التمييز، محمد مصطفى الأعظمي، المربع السعوديه، طبع سوم، ۲۱۸

۵۲۔ ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري، اختصار علوم الحديث، احمد محمد شاكر، دار الكتب العلميه، لبنان، بيروت، طبع دوم، ۹۵

۵۳۔ الزركشي، ابو عبد الله بدر الدين محمد بن عبد الله بن بهادر، ۱۹۹۸م، النكت على مقدمة ابن الصلاح، اضواء السلفج، رياض، ۲:۱۱۷

---

۵۴ ۔الخضر،عدنان علي۱۴۳۴ھ.۲۰۱۳م،اثر الکم في حجية مصطلح الحديث،مجلة جامعة دمشق للعلوم الاقتصادية والقانونية، سورية دمشق،۴۹۸

References in Roman

1. *Al-Ajy, Qunibi, Muhammad Rawas, Hamed Sadiq, "Mu'jam Lughat al-Fuqaha," Jordan, Dar al-Nafa'is for Printing, Publishing, and Distribution, 1988, 410.*
2. *Al-Suyuti, Abdul Rahman ibn Abi Bakr, Jalal al-Din, "Tadrib al-Rawi fi Sharh Taqrib al-Nawawi," Mecca, Dar Tayyiba, 3:38.*
3. *Basrani, Ibrahim, 2017, "Jam'u Turuq al-Hadith wa Ahmiyyatuhu fi Fahm al-Sunnah al-Nabawiyyah," Algeria, Institute of Islamic Sciences, 16.*
4. *Al-Jabri, Dr. Arij Fahd Aabid, "Dawabit Fahm al-Hadith Bayn Qawaid al-Usuliyyin wa al-Muhaddithin," Cairo, Journal of Islamic Studies and Academic Research, Issue 94.95, 42.*
5. *Al-Sijistani, Suleiman ibn al-Ash'ath ibn Ishaq ibn Bashir ibn Shaddad ibn Amr al-Azdi, "Sunan Abi Dawood," Book of Fara'id, Chapter on Inheritance (Hadith 2894), Beirut, Al-Maktaba Al-Asriyya.*
6. *Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail Abu Abdullah, 1422 AH, "Sahih al-Bukhari," Book of Seeking Permission, Chapter on Greeting and Seeking Permission Three Times (Hadith 6265), Beirut, Dar Tauq Al-Najah.*
7. *Al-Jabri, Dr. Arij Fahd Aabid, "Dawabit Fahm al-Hadith Bayn Qawaid al-Usuliyyin wa al-Muhaddithin, 44.*
8. *Ibid 44.*
9. *Al-Zarkashi, Abu Abdullah Badr al-Din Muhammad ibn Abdullah ibn Bahadir, 1998, "Al-Nukat 'ala Muqaddimat Ibn al-Salah," Riyadh, Adwa' Al-Salaf, 1:81.*
10. *Ibn al-Attar, Ali ibn Ibrahim ibn Dawood ibn Salman ibn Suleiman, 1427 AH - 2006 CE, "Al-'Uddah fi Sharh Al-'Umdah fi Ahadith al-Ahkam," Beirut, Dar Al-Bushra Al-Islamiyya, 3:1251.*
11. *Al-Wahidi, Abu al-Hasan Ali ibn Ahmad ibn Muhammad ibn Ali, 1412 AH - 1992 CE, "Asbab Nuzul al-Quran," Dammam, Dar Al-Islaah, 8.*
12. *Ibn Taymiyyah, Taqi al-Din Abu al-Abbas Ahmad ibn Abd al-Halim al-Harrani, 1416 AH/1995 CE, "Majmu' al-Fatawa," Al-Madinah, King Fahd Complex for the Printing of the Holy Quran, 13:339.*
13. *Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail Abu Abdullah, "Sahih al-Bukhari," Book of Jihad and Expedition, Chapter on Jihad Continuing with Piety and Impiety (Hadith 2806).*
14. *Ibn Qayyim al-Jawziyya, Muhammad ibn Abi Bakr ibn Ayyub ibn Sa'd Shams al-Din, "Bada'i al-Fawa'id," Lebanon, Beirut, 4:9.*
15. *Fakir, Ahmed ibn Muhammad, "Min Dawabit Fahm al-Sunnah al-Nabawiyyah (Jam'u al-Riwayat fi Mawdu' Wahid wa Fiqhiha), 7.*

16. Al-Baghdadi, Abu Bakr Ahmad ibn Ali ibn Thabit ibn Ahmad ibn Mahdi al-Khatib, "Al-Jami' li Akhlaq al-Rawi wa Adab al-Sami'," Riyadh, Maktaba Al-Ma'arif, 2:212.
17. Ibid 212.
18. Al-Shafi'i, Abu Abdullah Muhammad ibn Idris ibn Abbas, 1410 AH/1990 CE, "Al-Umm," Beirut, Dar Al-Ma'rifah, 1:150.
19. Al-Nawawi, Abu Zakariya Muhyi al-Din Yahya ibn Sharaf, "Al-Minhaj Sharh Sahih Muslim ibn al-Hajjaj," Beirut, Dar Ihya' Al-Turath Al-Arabi, 1:14-15.
20. Ibn Daqiq al-Eid, "Ihkam al-Ahkam Sharh 'Umdat al-Ahkam," 1:257.
21. Ibid 257.
22. Al-Saghir, Dr. Faleh, 1443 AH, "History of Fabricated Hadith," The Sunnah and Its Sciences Network, 4.
23. Al-Shatibi, Ibrahim ibn Musa ibn Muhammad al-Lakhmi al-Gharnati, 1429 AH - 2008 CE, "Al-I'tisam," Saudi Arabia, Dar Ibn Al-Jawzi for Publishing and Distribution, 2:62.
24. Ibid 62.
25. Al-Jabri, Dr. Arij Fahd Aabid, "Dawabit Fahm al-Hadith Bayn Qawaid al-Usuliyyin wa al-Muhaddithin,48.
26. Ibid 48.
27. Ibn Taymiyyah, Taqi al-Din Abu al-Abbas Ahmad ibn Abd al-Halim al-Harrani, "Majmu' al-Fatawa," 4:91.
28. Ibn Taymiyyah, Taqi al-Din Abu al-Abbas Ahmad ibn Abd al-Halim al-Harrani, "Majmu' al-Fatawa," 15:152.
29. Al-Juwayni, Muhammad ibn Abi Bakr ibn Ayyub ibn Sa'd Shams al-Din Ibn Qayyim, 1411 AH, "I'ilam al-Muwaqqi'in 'an Rabb al-Alamin," Beirut, Dar al-Kutub Al-Ilmiyya, 4:90.
30. Al-Jabri, Dr. Arij Fahd Aabid, "Dawabit Fahm al-Hadith Bayn Qawaid al-Usuliyyin wa al-Muhaddithin," 59.
31. Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail Abu Abdullah, "Sahih al-Bukhari," Book of Jihad and Expedition, Chapter on the Jihad of the Mujahideen along with the Righteous and the Wicked (Hadith 2852).
32. Al-Shaybani, Abu Abdullah Ahmad ibn Muhammad ibn Hanbal ibn Hilal ibn Asad, 1421 AH First Edition - 2001 CE, "Musnad Imam Ahmad ibn Hanbal," Hadith 4775.
33. Al-Jabri, Dr. Arij Fahd Aabid, "Dawabit Fahm al-Hadith Bayn Qawaid al-Usuliyyin wa al-Muhaddithin," 69.
34. Al-Suyuti, Abdul Rahman ibn Abi Bakr, Jalal al-Din, "Tadrib al-Rawi fi Sharh Taqrib al-Nawawi," 2:651.
35. Al-Shaybani, Abu Abdullah Ahmad ibn Muhammad ibn Hanbal ibn Hilal ibn Asad, "Musnad Imam Ahmad ibn Hanbal," Ahmad Muhammad Shakir, Hadith 4775.
36. Al-Bayhaqi, Ahmad ibn al-Husayn ibn Ali ibn Musa al-Khurasani, 1410 AH - 1989 CE, "Al-Sunan al-Sughra," Karachi, Islamic Studies University, Hadith 2514.

37. *Fakir, Ahmed ibn Muhammad, "Min Dawabit Fahm al-Sunnah al-Nabawiyyah (Jam'u al-Riwayat fi Mawdu' Wahid wa Fiqhiha), 8.*
38. *Al-Suyuti, Abdul Rahman ibn Abi Bakr, Jalal al-Din, "Tadrib al-Rawi fi Sharh Taqrib al-Nawawi," 2:12.*
39. *Al-Tirmidhi, Muhammad ibn Isa ibn Sura ibn Musa ibn al-Dhahhak, 1395 AH - 1975 CE, "Sunan al-Tirmidhi," Chapter on the Dislike of Taking Graves as Mosques (Hadith 320), Cairo, Mustafa al-Babi al-Halabi.*
40. *Al-Tahawi, Abu Ja'far Ahmad ibn Muhammad ibn Salama ibn Abdul Malik ibn Salama al-Azdi al-Hajri, 1415 AH, "Sharh Mushkil al-Athar," Hadith 4743, translated by Shuaib al-Arnout, Al-Risalah Foundation.*
41. *Fakir, Ahmed ibn Muhammad, "Min Dawabit Fahm al-Sunnah al-Nabawiyyah (Jam'u al-Riwayat fi Mawdu' Wahid wa Fiqhiha), 7.*
42. *Al-Juwayni, Jamal al-Din Abu al-Faraj Abd al-Rahman ibn Ali ibn Muhammad, 1423 AH - 2002 CE, "I'ilam al-Muwaqqi'in 'an Rabb al-Alamin," Beirut, Dar Ibn Hazm, 5.*
43. ***Fakir, Ahmed ibn Muhammad, "Min Dawabit Fahm al-Sunnah al-Nabawiyyah (Jam'u al-Riwayat fi Mawdu' Wahid wa Fiqhiha), 7.*
44. *Ibid 7*
45. *Al-Balqini, Omar ibn Raslan ibn Nasir ibn Salih ibn Abdul Malik ibn Salma al-Kinan, Al-'Asqalani, "Muqaddimah Ibn al-Salah wa Mahasin al-Istilah," translated by Aisha Abdul Rahman, Dar Al-Ma'arif, 679.*
46. *Al-Jabri, Dr. Arij Fahd Aabid, "Dawabit Fahm al-Hadith Bayn Qawaid al-Usuliyyin wa al-Muhaddithin, 69.*
47. *Helmi, Dr. Mustafa Muhammad, 1426 AH, "Minhaj Ulama al-Hadith wa al-Sunnah fi Usul al-Din," Beirut, Dar Al-Kutub Al-Ilmiyya, 88.*
48. *Al-Salihii, Yusuf ibn Hasan ibn Ahmad ibn Hasan ibn Abd al-Hadi, 142 - 2011 CE, "Al-Nihayah fi Ittisal al-Riwayah," Syria, Dar Al-Nawadir, 88.*
49. *Fareh, Abdul Aziz Muhammad, "Inayah al-Ulama' bi al-Isnad wa Ilm al-Jarh wa al-Ta'dil," King Fahd Complex for the Printing of the Holy Quran, 6.*
50. *Al-Baghdadi, Abu Bakr Ahmad ibn Ali ibn Thabit ibn Ahmad ibn Mahdi al-Khatib, "Sharaf As'hab al-Hadith," Muhammad Saeed Khati Oghli, Ankara, Dar Ihya al-Sunnah al-Nabawiyyah, 42.*
51. *Al-Naysaburi, Muslim ibn al-Hajjaj Abu al-Hassan al-Qushayri, 1410, "Al-Tamyiz," Muhammad Mustafa Al-Azami, Saudi Arabia, Suma Printing, 218.*
52. *Ibn Kathir, Abu al-Fida Ismail ibn Umar ibn Kathir al-Qurashi, "Ikhtisar Ulum al-Hadith," Ahmad Muhammad Shakir, Dar Al-Kutub Al-Ilmiyya, Lebanon, Beirut, 95.*
53. *Al-Zarkashi, Abu Abdullah Badr al-Din Muhammad ibn Abdullah ibn Bahadir, 1998, "Al-Nukat 'ala Muqaddimat Ibn al-Salah," Adwa' al-Salaf, Riyadh, 2:711.*
54. *Al-Khudair, Adnan Ali, 1434 AH, "Athar al-Kamm fi Hujjiyyat Mustalah al-Hadith," Journal of Damascus University for Economic and Legal Sciences, Syria, Damascus, 498.*